اسلام اور عیسائیت

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

کتب خانہ مجیدیہ ۵ دارالعلوم الاسلامیہ
کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

اَلْاُعْلَامُ

بمعنی

الکشف والوحی والالہام

از حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

کشف اور الہام اور وحی

کشف عالم غیب کی کسی چیز سے پردہ اٹھا کر دکھلا دینے کا نام کشف ہے۔ کشف سے پہلے جو چیز مستور تھی، اب وہ مکشوف یعنی ظاہر اور آشکارا ہو گئی۔

قاضی محمد اعلیٰ تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کشاف اصطلاحات الفنون صفحہ ۱۲۵۴ میں لکھتے ہیں۔

"الکشف عند اہل السلوک ہو المکاشفۃ ومکاشفۃ رفع حجاب را گویند کہ میان روح جسمانی است کہ ادراک آں بحواس ظاہری نتواں کرد الخ"

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ حجابات کا مرتفع ہونا قلب کی صفائی اور نورانیت پر موقوف ہے۔ جس قدر قلب صاف اور منور ہوگا اسی قدر حجابات مرتفع ہوں گے۔ جاننا چاہیئے کہ حجابات کا مرتفع ہونا قلب کی نورانیت پر موقوف تو ہے مگر لازم نہیں۔

الہام کسی خیر اور اچھی بات کا بلا نظر و فکر اور بلا کسی سبب ظاہری کے من جانب اللہ

لہ کمافی احیاء العلوم صفحہ ۱۶ ج ۳۔

کا درجہ بھی ثابت نہیں ہوتا۔ اور حضرات صوفیہ نے نہایت واضح طور پر اس کی تصریح کر دی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بالکل بند ہو چکا ہے اور جس قسم کی وحی حضرات انبیاء پر اترتی تھی وہ بالکل مسدود ہو گئی۔ اب نہ یہ منصب باقی ہے اور نہ کسی کے لئے یہ جائز ہے کہ اپنے اوپر نبی اور رسول کا لفظ اطلاق کرے۔ نبوت بالکل ختم ہو گئی۔ اولیاء کے لئے نبوت میں سے صرف وحی الہام باقی ہے اور حفاظ قرآن کے لئے یہ قرآن باقی ہے۔ حدیث میں ہے۔

من حفظ القرآن فقد ادرجت النبوۃ بین جنبیہ۔ | جس نے قرآن کو حفظ کر لیا تو اس کے دونوں پہلوؤں کے درمیان نبوت داخل کر دی گئی۔

اور علماء اور خواص امت کو منصب رسالت میں یہ حصہ ملا کہ وہ احکام شریعت کی تبلیغ کریں۔ اور فقہاء اور مجتہدین کو منصب رسالت سے یہ حصہ ملا کہ کتاب و سنت اور شریعت کی روشنی میں اجتہاد و استنباط کریں اور غیر منصوص امور کا حکم اصول شریعت کے ماتحت رہ کر خداداد نور فہم اور نور تقویٰ سے قرآن اور حدیث سے نکال کر امت کو فتویٰ دیں۔ اس طرح مجتہدین کو تشریع احکام کا ایک حصہ عطا ہوا۔ اور یہ بھی تصریح فرمائی کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ مجھ پر اللہ کے یہ احکام اور یہ اوامر اور نواہی نازل ہوتے ہیں وہ مدعی شریعت ہے ہم اس کی گردن اڑا دیں گے۔

تو کیا مرزا صاحب کے نزدیک تمام اولیاء اور علماء اور حفاظ قرآن نبی ہو سکتے ہیں اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے؟ حضرات صوفیہ کی اس تحقیق سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ اگر اولیاء کو نبوت غیر تشریعیہ سے حصہ ملا ہے تو فقہاء اور مجتہدین کو تو نبوت تشریعیہ سے حصہ ملا ہے لہٰذا مرزائیوں کے نزدیک ائمہ اجتہاد کو تشریعی نبی ہونے چاہئیں۔

بلکہ حضرت شیخ محی الدین بن عربی نے نبوت بمعنی لغوی (یعنی خدا سے خبر پانا اور دینا) کو اس قدر عام فرمایا کہ کسی موجود کو اس سے خالی نہیں چھوڑا۔ چنانچہ فتوحات کے ایک